علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت اور اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ - کراچی

علامہ شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

کی بلند پایہ تصنیف

ایضاح الحق الصریح

کا مستند اردو ترجمہ

بدعت کی حقیقت

اور

اُس کے احکام

مترجم: معراج محمد بارق

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

قدیمی کتب خانہ
آرام باغ کراچی

فہرست مضامین

زمانہ میں نہ تو حقیقتاً (خود) موجود ہو اور نہ حکماً یعنی اس کی نظیر و مثال بھی موجود نہ ہو، اس لئے کہ جو چیز خود پہلے زمانہ میں موجود ہو اُس کو سُنّتِ حقیقیہ کی قسم سے شمار کرنا چاہیے۔ اور جس چیز کی نظیر پہلے زمانہ میں موجود ہو (اور وہ خود اپنی ذات سے اُس وقت موجود نہ ہو) تو اُس کو سُنّتِ حُکمِیّہ کی قسم سے سمجھنا چاہیے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ آیت کریمہ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ (تو اے [بصیرت کی] آنکھیں رکھنے والو! عبرت پکڑو) کے حکم کے مطابق (دینی) احکام میں قیاس کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور مذکورہ بالا احادیث کی رو سے احداث (یعنی اپنی طرف سے کوئی دینی حکم ایجاد کرنا) شرعاً منع ہے۔ پس احداث اور قیاس دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور ہماری اس گفتگو میں "پہلے زمانہ" (زمان سابق) سے مراد سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت زمانہ اور خلفائے راشدین و صحابۂ معظمین و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ مراد ہے۔

پس مُحدَث (نئی ایجاد کردہ) وہی چیز ہے جو ان مذکورہ بالا مبارک زمانوں میں نہ خود موجود ہو اور نہ اس کی نظیر پائی جاتی ہو، اس لئے کہ جو چیز خود یا اس کی نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جائے تو اس کو سنتِ اصلیہ سمجھنا چاہیے، اور جو چیز بذاتِ خود یا اُس کی نظیر خلفائے راشدین و صحابہ و تابعین کے زمانہ میں وجود میں آئی ہو تو اس کو سنت سے ملحق ماننا چاہیے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمیں محدثات (نئی چیزوں) کی پیروی سے منع کیا گیا ہے، آپ کا فرمان اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ (تم نئی نئی باتوں سے بچتے رہو) مذکورہ بالا احادیث میں موجود ہے۔ اور مندرجہ بالا امور (جو عہدِ رسالت و عہدِ صحابہ و تابعین میں رائج تھے

ان کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی حدیث میں آپ کا فرمان ہے:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔	تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (پر عمل) لازم ہے۔

اسی طرح ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَّنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقُوْا عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسا دور آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا (یہ دونوں بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہو جائیں گے) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کی ہو گی تو میری امت میں بھی کوئی ایسا ہو گا جو یہ فعلِ بد کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ وہ سب کے سب آگ (دوزخ) میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے (کہ وہ جنتی ہو گا) صحابہ رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کونسا گروہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا وہ گروہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر (گامزن) ہو گا۔

۞ ۞ ۞

۞ ۞

۞